حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر-آر پرنٹرز لاہور

نوری بک ڈپو لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

پس اللہ تعالیٰ کا ممکنات کے ساتھ علم اس کے علم بذاتہٖ میں سمویا ہوا ہے۔ اس حقیقت سے کہ اس سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی' اوصاف انتزاعیہ کا اپنے موصوفات کے ساتھ حال بھی تجھے اس کے سمجھنے میں مدد دے گا۔ انتزاعی اوصاف بھی وجود رکھتے ہیں جو آثار سے مرتب ہونے پر وجود خارجی کے مقابل پائے جاتے ہیں اور یہی منشاء اتصاف ہوتا ہے اور اسی بناء پر موصوف اور صفات میں امتیاز قائم کیا جاتا ہے۔

اور علم تفصیلی اور وہ موجودات خارجیہ اور صور ذہنیہ' علوی اور سفلی کا علم حضوری ہے پس غور و فکر کرو شاید یہ اہم مسئلہ خالی الذہن ہو کر باریک بینی سے اور زیادہ واضح ہو جائے ہم نے تعلیقات شرح تجرید میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے۔

حضرت والد ماجد کے واقعات کشف اسرار اور اس سے متعلقہ حالات

فرمایا کرتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت حق تعالیٰ کے دیدار کے لئے بعالم بھاگ چلی جا رہی ہے۔ میں بھی اس جماعت میں ہوں ایک پاک مصفا جگہ آئی اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ان تمام لوگوں نے مجھے اپنا امام بنایا جب نماز ختم ہو گئی میں اس جماعت کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تم یہ تمام کوشش کس کی طلب میں کر رہے ہو انہوں نے کہا حق تعالیٰ کی طلب میں۔ میں نے کہا میں وہی تو ہوں جس کی طلب تم کر رہے ہو انہوں نے اٹھ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ اس قسم کی خواب کبھی حق تعالیٰ کی اعانت سے تصرف فی الخلق کے مقام کی بشارت دیتی ہے اور کبھی ایسا دعوٰی اس وقت کرتا ہے جب وہ فنافی التوحید ہوتا ہے۔

فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے حق تعالیٰ سے تحقیق و تجدد امثال کی طلب کی مجھ پر ایک حالت طاری ہو گئی کہ میں نے خود کو قیوم عالم دیکھا اور عالم کے ہر ذرہ کا اپنے ساتھ ربط و تعلق مشاہدہ کیا کہ اگر وہ منقطع ہو جائے تو لاشئی محض ہو جائے۔

فرماتے تھے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ میرے

گھر تشریف لائے ہیں، میں گھر کی تنگی، سامان کی بے ترتیبی اور تمام وہ حالات جو بزرگوں کی موجودگی میں نامناسب ہیں۔ سے خجل اور شرمندہ ہوں لیکن اس طرف سے بے انتہا لطف و کرم مبذول ہوتا ہے۔ علی الصباح اتفاقاً حافظ عبد اللطیف کے گھر گیا۔ انہوں نے مجھے گھر کے اندر بٹھایا پھر گھر کی تنگی سے حیا و خجالت کا اظہار شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج رات میں نے حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کو دیکھا میں بھی اس طرح عرق ندامت میں غرق تھا اور اس طرف سے بے انتہا لطف و کرم کا اظہار ہوتا رہا۔ راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس واقعہ میں حق پر دلالت کرنے والا خود حق کی صورت میں ظاہر ہوا۔

فرق مراتب

فرماتے تھے مجھے بعض درویشوں کے متعلق تردد تھا کہ وہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ خواب میں میں نے تجلیات سے ایک تجلی دیکھی گویا حضرت حق حسن صورت میں متمثل ہوتے ہیں اور چہرہ پر برقعہ ہے۔ میرے اور اس کے درمیان مسافت ہے۔ جب اس کے جمال پاک کا مشاہدہ ہوا' دل بے قرار ہو گیا میں اس کے قرب کا خواہش مند ہوا وہ اس خیال سے آگاہ ہو گیا اور قدرے نزدیک ہو گیا۔ اس وقت آتش شوق اور زیادہ بھڑک اٹھی اور قرب کی خواہش بڑھ گئی۔ وہ اس خیال سے بھی مطلع ہوا میرے نزدیک آ گیا۔ میں برقعہ کے وجود سے تنگ آ گیا میری آرزو ہوئی کہ وہ بھی اُٹھ جائے۔ فرمایا یہ برقعہ باریک ہے حسن سے حسن منعکس ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ بھی تو آخر حجابات میں سے ایک حجاب ہے۔ اس نے اسے بھی اٹھا دیا۔ پھر فرمایا بعض سالکین کو پہلا مرتبہ حاصل ہے خاص سالکین کو دوسرا اور اخص الخواص کو تیسرا مرتبہ حاصل ہے۔ فلاں کے پاس ان تین میں سے کوئی بھی نہیں۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ طبیعت میں بڑا انقباض تھا میں نے خواب میں زیورات سے خوبصورت عورت کی شکل میں تجلی دیکھی جو آہستہ آہستہ میرے نزدیک آتی تھی۔ اور میری آتش شوق زیادہ سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ آخر کار معانقہ کیا اور میرے ساتھ ایک ہو گئی میں نے خود کو بعینہٖ وہی حسینہ دیکھا اور وہ تمام زیورات اپنے جسم پر مشاہدہ کئے انبساط اور

گھر تشریف لائے ہیں، میں گھر کی تنگی سامان کی بے ترتیبی اور تمام وہ حالات جو بزرگوں کی موجودگی میں نامناسب ہیں۔ سے خجل اور شرمندہ ہوں لیکن اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم مبذول ہوتا ہے۔ علی الصباح اتفاقاً حافظ عبداللطیف کے گھر گیا۔ انہوں نے مجھے گھر کے اندر بٹھایا پھر گھر کی تنگی سے حیا وخجالت کا اظہار شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج رات میں نے حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا۔ میں بھی اس طرح عرق ندامت میں غرق تھا اور اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم کا اظہار ہوتا رہا۔ راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس واقعہ میں حق پر دلالت کرنے والا خود حق کی صورت میں ظاہر ہوا۔

فرق مراتب

فرماتے تھے مجھے بعض درویشوں کے متعلق تردد تھا کہ وہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ خواب میں میں نے تجلیات سے ایک تجلی دیکھی گویا حضرت حق حسن صورت میں متمثل ہوتے ہیں اور چہرہ پر برقعہ ہے۔ میرے اور اس کے درمیان مسافت ہے۔ جب اس کے جمال پاک کا مشاہدہ ہوا' دل بے قرار ہو گیا میں اس کے قرب کا خواہش مند ہوا وہ اس خیال سے آگاہ ہو گیا اور قدرے نزدیک ہو گیا۔ اس وقت آتش شوق اور زیادہ بھڑک اٹھی اور قرب کی خواہش بڑھ گئی۔ وہ اس خیال سے بھی مطلع ہوا میرے نزدیک آ گیا۔ میں برقعہ کے وجود سے تنگ آ گیا۔ میری آرزو ہوئی کہ وہ بھی اُٹھ جائے۔ فرمایا یہ برقعہ باریک ہے جس سے حسن منعکس ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ بھی تو آخر حجابات میں سے ایک حجاب ہے۔ اس نے اسے بھی اٹھا دیا۔ پھر فرمایا بعض سالکین کو پہلا مرتبہ حاصل ہے خاص سالکین کو دوسرا اور اخص الخواص کو تیسرا مرتبہ حاصل ہے۔ فلاں کے پاس ان تین میں سے کوئی بھی نہیں۔

Butt

فرماتے تھے ایک مرتبہ طبیعت میں بڑا انقباض تھا۔ میں نے خواب میں زیورات سے خوبصورت عورت کی شکل میں تجلی دیکھی جو آہستہ آہستہ میرے نزدیک آتی تھی۔ اور میری آتش شوق زیادہ سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ آخر کار معانقہ کیا اور میرے ساتھ ایک ہو گئی۔ میں نے خود کو بعینہٖ وہی حسینہ دیکھا اور وہ تمام زیورات اپنے جسم پر مشاہدہ کئے انبساط اور

Butt

سرور حاصل ہوا اور وہ انقباض جاتا رہا۔ راقم الحروف ولی محمد کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حصول مقام توحید پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسی کا شعبہ ہے۔

فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ اسماء الٰہیہ مثل حی علیم و سمیع اور بصیر آفتاب و ماہتاب کی مانند روشن دائروں کی صورت میں میرے لئے متشکل ہوتے یکے بعد دیگرے طلوع اور غروب ہوتے تھے۔ پھر فرمایا بسیط سے سب سے زیادہ شکل دائرہ کی ہے اس لئے ان میں متمثل ہوتے۔

توسیع اوقات

فرماتے تھے ایک روز میں عصر کے وقت مراقبہ میں تھا مجھے غیبوبت حاصل ہوئی اس وقت کو مجھ پر چالیس ہزار سال کے برابر وسیع کر دیا اور اس مدت میں ابتداء خلقت سے قیامت کے روز تک کے احوال و افعال تمام ظاہر کئے۔ کاتب کا گمان ہے کہ ان کلمات کے ذیل میں یہ بھی فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کے حروف کی مسافت اتنے ہزار سال تھی۔

فرماتے تھے مجھے خواب میں دو اشخاص دکھلائے ایک ذکر حق میں مستغرق اسے حق کے علاوہ کسی طرف کوئی التفات نہیں اور نہ ہی اپنی ذات کی طرف اور دوسرا اس سے اکمل اور اتم اور وہ اس کے باوجود اپنا اور دوسری دنیا کا شعور رکھتا تھا اور ظاہری اور باطنی آداب سے بھی پورے طور پر آراستہ تھا۔ اس وقت مجھے الہام ہوا کہ اول ذات حق میں فانی ہے اور دوسرے کے حال کو آیۂ کریمۂ لنحیینہ حیوۃ طیبۃ ظاہر کر رہی ہے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے مکمل بے خودی اور فنا حاصل ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو تلاش کرو۔ انہوں نے زمین میں تلاش کیا وہ نہ ملا۔ آسمانوں میں تلاش کیا اسے نہ پایا۔ بہشت میں جستجو کی نہ ملا۔ پس حق سبحانہ وتعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ میں گم ہوگیا وہ زمین و آسمان اور جنت میں نہیں مل سکتا۔

فرماتے تھے ایک رات خواب میں میں نے جنت کو دیکھا گویا کہ میں اس کے وسط میں کھڑا ہوں اور اس کی حور و قصور کو دیکھ رہا ہوں، اس وقت میرے دل میں خیال آیا ہم نے تو حور و قصور کو دل سے نکال دیا تھا اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی طلب میں یک جہت ہوتے یہ کیا ہوا کہ اس جگہ مقصود حقیقی دکھائی نہیں دیتا۔ تمام حور و قصور ہیں۔ اس وقت مجھ پر گریہ وزاری

نے غلبہ کیا وہاں کے باشندے آتے تھے اور اپنے دامن یا آستین میں مجھے لیتے تھے اور کہتے تھے یہ خوشی و مسرت کی جگہ ہے۔ گریہ و غم کی جگہ نہیں ہے میں سختی سے دامن جھٹک دیتا تھا اور ان سے اعراض کرتا تھا۔ آخر کار انہوں نے کہا ہم تجھے منصور و تیرے معبود کی قسم دیتے ہیں۔ ہمیں بتلایئے۔ رونے کا سبب کیا ہے۔

میں بے چین ہو گیا۔ میں نے ان اسرار میں سے کچھ بیان کیا۔ اسی وقت حق سبحانہ و تعالےٰ نے الہام کیا کہ تو نے ہماری کتاب میں نہیں پڑھا کہ کانت لھم جنت الفردوس نزلا نزل وہ ہے جو مہمان کے لئے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر بیٹھے۔ پھر اس کی ضیافت کا ذکر کرتے ہیں۔ پس تو اس قدر گریہ زاری کیوں کرتا ہے۔ سید نور علی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں بیٹھا ہوا تھا اور دل کو حضور میں مشغول رکھے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں ایک سیاہ شخ تاریکی میں ظاہر ہوا۔ میں نے سمجھا جن ہے جو مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ میں قوی ہمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ہمت کی طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوا اور میرے دل کو گھیر لیا میں پریشان ہو گیا اور اطمینان کلی طور پر جاتا رہا۔ بہر لحظہ وہ مجھ پر غالب آتا تھا۔ کفر و فسق اور معتقدات اسلامیہ میں شک کی دعوت دیتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت والا سے استمداد کی دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں اس عبارت کا الہام ہوا۔ و العشق حالات عجیبہ وغریبہ وطریقہ مخسوفۃ وعظیمۃ ؎

ما پروریم دشمن دیا می کشیم دوست　　　　جرأت کسے کہ جرح کند در قضائے ما

(ہم دشمن کی پرورش کریں یا دوست کو قتل، ہمارے فیصلہ پر کون جرح و تنقید کر سکتا ہے) کبھی بالمواجہ عتاب کرتے ہیں اور کبھی بالموافقت شراب دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ کریں تو لوازم عشق باقی نہیں رہتے اور اگر وہ نہ کریں تو حیات مطلق باقی نہیں رہتی۔ یفعل اللہ ما یشاء وھو العلیم الحکیم (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ علیم و حکیم ہے) انہیں یہ بھی الہام ہوا کہ ان مصائب کو دور کرنے کے لئے اس دعا سے تمسک کرنا چاہیئے یا لطیف ادرکنی بلطفک الخفی اور درود شریف بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

مقام اولیاء اس فقیر (ولی اللہ) نے شیخ فقیر اللہ جو حضرت والد کے پرانے خادم